بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنوبی ہند کے کم عمر شاعر، ادیب اور صحافی مولانا غلام ربانی فدؔا کے
تقدیسی شاعری کا اولین وحسین انتخاب

گلزارِ نعت

﴿جو اپنے دامنِ گہر بار میں بے شمار عقیدتوں اور محبتوں کے
تحفے لیے ہوئے ہے﴾

ناشر
ادارۂ فکرِ نعت
معرفت نور احمد اکی، پوسٹ ہیرور تعلقہ ہانگل، ضلع ہاویری کرناٹک

نام کتاب ؛ گلزارِ نعت
شاعر ؛ غلام ربانی فدؔا
ترتیب ؛ شاؔد فدائی
تصحیح ؛ علامہ میکشؔ اجمیری ابن ساغؔر اجمیری
سنِ اشاعت؛ ۲۰۱۰ء مطابق ۱۴۳۲ھ
تعداد ؛ ۱۰۰۰ بارِ اول
قیمت ؛ ۵۰ روپئے
کمپوزنگ ؛ غلام ربانی فدا، نعت کمپوزنگ
ناشر ؛ ادارہ فکرِ نعت معرفت نور احمد اکی، پوسٹ ہیرور تعلقہ ہانگل، ضلع ہاویری کرناٹک انڈیا581104

<u>ملنے کے پتے</u>؛

۱)غلام ربانی فدؔا
دفتر جہانِ نعت معرفت نور احمد اکی، پوسٹ ہیرور تعلقہ ہانگل، ضلع ہاویری کرناٹک انڈیا 581104موبائیل+919741277047
ای میل؛gulamrabbanifida@gmail.com
ویب سائٹ؛www.gulamrabbanifida.hpage.com

۲)نوری کتاب گھر بماپور چوک ہبلی

۳)حبیبی کتاب گھر مدنی مسجد ہیڈکوارٹر دھارواڑ

۴)حافظ محمد صادق رضا اشرفی بلاری مسجد، لکشمیشور ضلع گدگ

۵)مدنی فاونڈیشن، بنکاپور چوک ہبلی

دھنک

انتساب 6
نذرانۂ عقیدت 7
نوجوان شاعر غلام ربانی فدؔا اور نعتیہ شاعری 8
گلزارِنعت کے آئینے میں — ابرار کرتپوری
الہامی کیفیت سے معمور گلزارِنعت — علامہ حفیظ الرحمٰن ایم۔اے 13
تقدیم — سید محمد محی الدین شاہ قیس 16
حرفِ چند — غلام بانی فدؔا 22
مناجات — غلام بانی فدؔا
رات رو رو کے جو دعا مانگی 24
فروغِ علم کی یارب کتاب کردے عطا 26
حمد باری تعالیٰ
دل کو میرے کردے اب سیراب رب العلمیں 27
مدحتیں 28
لب پر مرے درود ہو اور دم تمام ہو 29
رحمتِ عالمیں مصطفیٰ آگئے 30
نعتِ نبی لکھ رہا ہوں 32
جو شمعِ یادِ نبی کی جلائی جاتی ہے 33
مدینے کو مسافر جا رہے ہیں 34
آنکھ میں آنسو سجا کے ہم مدینے آئے ہیں 35
عرض یارب قبول ہو جائے 36
قلب وہ جس میں لگن آپ کی گھر کر جائے 37
نیچی نظریں کیئے دربار میں ہم آتے ہیں 38
بختِ حلیمہ جاگ گیا ہے ابر خوشی کے چھائے ہیں 39

پیشوائے انبیاء ہے آمنہ کی گود میں 40
سرکار کے جلووں سے معمور نظر رکھیئے 41
بڑھ کے نہ کوئی ان سے محبوبِ خدا دیکھا 42
عشقِ احمد سے قرینہ آگیا 43
مدینے کی ہوائیں آرہی ہیں 44
ان کا غلام ہوں میں یہ اعزاز کم نہیں ہے 45
مقدر جب بلندی پر بفیضِ کبریا ہوگا 46
باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات 48
تیرا نادان آقا کوئی اور ہے 51
فصلِ بہار آئی 52
تاج کی ہے طلب اور نہ زر چاہیئے 53
ہم کو یوں عشقِ محمد کا صلہ ملتا ہے 54
جو بھی مانگو وہ دیا کرتے ہیں 56
میں بھنور میں پھنسا یا رسولِ خدا 57
آپ کا ذکر ہونٹوں پہ ہے دم بدم 58
دکھا دیجے عاصی کو شہرِ مدینہ 59
رحمتِ رب کا خزینہ آگیا 60
سکونِ جاں کے لیے، دل کی روشنی کے لئے 61
اک نظر بر حالِ ما آقائے من پیارے نبی 62
ان کے پسینے کی خوشبو تو گلشن گلشن چھائی ہے 63
ہر لمحہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں 64
عرشِ علیٰ پہ جانے والے میرے آقا میرے حضور 66
حسرت نکل رہی ہے سرکار کے نگر میں 67
پنہاں ہے جس کے قلب میں الفت رسول کی 68
یا رسولِ خدا لیجئے اب خبر 70
ایسے ہے رواں میرا قلم نعتِ نبی میں 71

ایسا بھی کوئی خواب خدایا دکھائی دے	72
یہ آواز آتی ہے بیتِ حرم سے	73
پُر خار زندگی کو پھر پُر بہار کر دو	74
تھا ریگزار جس کو گلستاں بنا دیا	75
لب کو ذکرِ حضور ملتا ہے	76
دعا ہے گلشنِ طیبہ میں روز جانے کی	77
خوابوں کو حقیقت کی تعبیر دکھا دینا	78
مناقب	80
منقبت درشانِ حضور امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ	81
منقبت درشانِ حضور غریب نواز خواجہ اجمیری	82
منقبت درشانِ اعلیٰ حضرت بیکس نواز مقبول احمد شاہ قادری	83
منقبت درشانِ سرکار شفا نواز سلیمان شاہ قادری لکشمیشور	84
منقبت درشانِ حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی صاحب	86
منقبت درشانِ حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی صاحب	87
قطعات	88
سلام	92
مدینے کے آقا غلاموں کے سرور	93
یا نبی سلام علیک	94
توقیت نامہ	95

انتساب

جہانِ عشقِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر طلوع ہونے والے

درخشاں ستاروں کے نام

خادمِ نعت

غلام ربانی فداؔ

نذرانۂ عقیدت

ان مقدس ہستیوں کے نام!

جن کی آنکھیں حسرتِ دیدارِ گنبدِ خضریٰ میں

خاموش وپُرسکوں راتوں میں اشکوں کے

گوہرِ نایاب لٹاتی ہیں

خاکپائے عاشقانِ رسول کریم ﷺ

غلام ربانی فدآ

نوجواں شاعر غلام ربانی فدآ اور نعتیہ شاعری

گلزارِنعت کے آئینے میں

ابرآر کرتپوری

جنوبی ہند کے نوعمر شاعر مولانا غلام ربانی فدآ جو ادب اور صحافت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ ایک سہ ماہی مجلّے جہانِ نعت کے مدیرِ اعلیٰ ہیں۔ان کا نعتیہ کلام پڑھ کر رسول کریم ﷺ کی ذاتِ والا صفات کی طرف قاری کا دل مائل ہوجاتا ہے۔ان کا کلام فکرِ سخنِ نعت کا پاکیزہ ومعصوم اظہار ہے۔فدآ صاحب نوجوان ہیں۔ مذہب اور بالخصوص حمد ونعت کی طرف ان کا رجحان ان کی شخصیت کو مزید خصوصیت ووقار عطا کرتا ہے۔ان کے نعتیہ کلام کا پہلا مجموعہ ہذا گلزارِنعت رسول کریم ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں مؤدبانہ خراجِ نعت ہے۔رسول کریم ﷺ کی مدحت وثنا ،اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کا پسندیدہ عمل ہے۔دراصل؛

ہے خدا پاک خود مصنفِ نعت

ہم تو تالیف کرنے والے ہیں

(ابرآر)

یہ حقیقت ہے کہ رب کریم نے قرآن مقدس کی بہت سی آیات میں اپنے حبیب پاک کی توصیف وثنا کی ہے۔جس ذات کی مدح وثنا خود اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہو۔کسی بندے کی کب مجال ہے کہ اسی کی خاطر خواہ مدحت ونعت بیان کرنے کا حق ادا کر سکے۔لیکن تاہم جس کام میں رضائے الٰہی شامل ہواسے کرنا تو ایک سعادت ہے۔

یہ عجیب وغریب حقیقت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی تعریف وتوصیف ومدحت آپ کی حیاتِ طیبہ ہی میں شروع ہوگئی تھی۔صحابۂ کرام نے بھی نعتیں کہیں اور اس زمانے کے مشہور عربی شعراء نے بھی نعت گوئی میں کمالاتِ سخن کا مظاہرہ کیا۔ظاہر ہے کہ عربی فصاحت وبلاغت اور بیانیہ میں لاثانی ہے۔ہم اس سلسلہ میں عبداللہ بن رواحہ،کعب بن زبیر،حسان بن ثابت اور دیگر

شعراء کے کلام میں فنِ نعت گوئی کے بے بہا نمونے تلاش کر سکتے ہیں۔عربی زبان سے یہ سلسلہ فارسی زبان میں آیا فارسی شعراء نے مدحِ رسولِ کریم ﷺ کے جوہر دکھائے جو آج بھی ہمیں روحانی فیض عطا کرتے ہیں۔اور رسول کریم ﷺ کی محبت اور سیرت پاک کے توصیفی اظہار کا پیش بہا سرمایہ ہیں۔

اردو زبان میں ج نعت گوئی کا سلسلہ دکن کے شعراء نے کیا۔اس زمانے میں کہی جانے والی مثنویاں اس کا جامع ثبوت پیش کرتی ہیں۔شمال میں تو شاعری فارسی میں کی جاتی تھی۔لیکن بعد میں یہاں اردو زبان کا اتنا عروج ہوا کہ اردو زبان عالمی زبان بن گئی۔ ہمارے اردو کے شعراء نے بھی نعت گوئی میں کمال حاصل کیا اور یہ سلسلہ تمام عالم میں جاری وساری ہے۔اگر ہم عالمی طور پر اردو زبان کے نعتیہ کلام جائزہ لیں اور اسے یکجا کرنا چاہیں تو ممکن نہ ہوگا حضور سرور کائنات ﷺ کی نعت اتنی کثیر تعداد میں کہی گئی ہے کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی اور یہ سلسلہ ہمہ وقت جاری وساری ہے۔تقریباً پچیس تیس سال سے نعت کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔ برصغیر میں خاص طور پر پاکستان میں نعتیہ شاعری نہایت عقیدت واحترام سے کی جارہی ہے۔بے شمار مجلّے اور کتابی سلسلے حمد ونعت کی ترویج وترقی اور معلومات کے حصول کے لیے شروع ہو چکے ہیں اور قبولیت عوام وخواص کر چکے ہیں۔حمد کے سلسلہ میں جہانِ حمد کتابی سلسلہ ہے۔جس کے روحِ رواں جناب طاہر سلطانی ہیں اور نعت رنگ جناب صبیح رحمانی کا نہایت معتبر، پاکیزہ اور مقبول کتابی سلسلہ ہے، ہندوستان میں حمد ونعت کا واحد مجلّہ جہانِ نعت غلام ربانی فدؔا کی ادارت میں نکلتا ہے

نعت گوئی کو بزرگوں نے نہایت نازک صنف سخن کہا ہے۔کچھ علماء کا خیال ہے کہ؛نعت پلِ صراط پر چلنے جیسا ہے کہ ذرا پاؤں ادھر ادھر ہوا اور شاعر قعرِ مذلت میں گرا۔اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں کہ،،نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے ہاں نعت میں شاعر کتنا بھی آگے بڑھا جا سکتا ہے،،

مختصر یہ کہ نعت گوئی میں شاعر کو احتیاط برتنے کی تلقین کی گئی ہے۔پس لازم ہے کہ ہم بزرگوں کے

کہنے پر عمل کریں اور ایسی نعت تخلیق ہو جو ہمیں رسول کریم ﷺ کی سیرت پاک سے آشنا اور حضور ﷺ زیادہ سے زیادہ قریب کر سکے۔آقا کی محبت ہمارے ایمان کی تکمیل کا سبب بنے۔

آیئے جناب غلام ربانی فدؔا کے چند اشعار مطالعہ کریں فدؔا صاحب نے حمد ومناجات سے آغاز کیا ہے۔فرماتے ہیں؛

دل کو میرے کر دے اب سیراب رب العٰلمیں
میں تو مشت آب وگل اور تو نور آفریں
میں کیا جاؤں طلب ارضِ حرم پر اے فدا
بہرِ سجدہ ہر نفس بیتاب ہے میری جبیں

ہر شخص کی آرزو ہوتی ہے کہ وہ حضور سرور کائنات ﷺ کے دربا میں حاضر ہوا اور اپنے بخت پر ناز کر سکے۔یہ تمنا فدؔا صاحب کے نعتیہ اشعار میں جگہ جگہ موجود ہے۔جس کو رسول کریم ﷺ کی محبت سے تعبیر کر سکتے ہیں۔فرماتے ہیں؛

دیارِ طیبہ میں جا کر فدا عقیدت سے
تمنا دل میں ہے نعت نبی سنانے کی
وسائل مہیا نہیں کم تریں کو
ہوں اسباب پیدا تو آؤں مدینہ
رو رو کے کر رہا ہے فدؔا بس یہی دعا
یارب سفر مدینے کا ہوتا دکھائی دے

رسول کریم ﷺ کی محبت انسان کے لیے حق تعالیٰ جل شانہ کا قرب اور خوشنودی حاصل ہونے کا ذریعہ بنتی ہے۔فدؔا صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے؛

ہم کو یوں عشقِ محمد کا صلہ ملتا ہے
بندگی کرتے ہوئے ہم کو خدا ملتا ہے
عشقِ احمد میں ہوئے گم تو حقیقت یہ ہے
نعت گوئی میں عجب ہم کو مزہ ملتا ہے
جس کو ملتا ہے دامنِ احمد ﷺ
اس کو رب غفور ملتا ہے

رسول کریم ﷺ کے دربار میں حاضری کی تمنا تو ہر صاحب ایمان شخص کو ہوتی ہے لیکن جب اپنے

اعمال پر نظر جاتی ہے تو حضور ﷺ کے سامنے جاتے ہوئے شرمندگی کا احساس ہوتا ہے۔ اس مضمون کو فداؔ نے اپنے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

ہم خطا کا ہیں اور آپ کا در ہے اقدس

شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے ہم آتے ہیں

اس سب کے باوجود حضور سرور کائنات ﷺ سب پر کرم فرماتے ہیں آپ کا دامنِ پاک ہر امتی کے لیے سائبان ہے۔ ایک شخص ان کا امتی ہونے ناز بھی اور کہتا ہے؛

ان کا غلام ہوں میں اعزاز کم نہیں ہے

آقا کا میرے مجھ پر کس دم کرم نہیں ہے

یادِ رسول کریم ﷺ جس وقت آتی ہے۔ محبت کرنے والے کی عجب کیفیت ہو جاتی ہے۔ شعر ملاحظہ ہو؛

فرشِ زمیں پر دیکھے ہم نے موتی چمکیلے

یادِ سرور کی بدلی اشکوں کی بارش لائی ہے

ان کی محبت امتی کا دین بھی سنوارتی ہے اور دنیا بھی۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ اسی محبت کے سہارے اسے اپنے آقا کی قربت حاصل ہو گی اور یہ سچ بھی ہے کہ؛

پنہاں ہے جس کے قلب میں الفت رسول کی

پائے گا وہ بہشت میں قربت رسول کی

دوزخ میں کیسے جائے گا حقدارِ خلد وہ

دل میں سمائے جس کے محبت رسول کی

محبت کرنے والے کو حضور سرور کائنات کا دیدار ہو جائے ناممکن نہیں۔ آپ کا جلوہ اگر خواب میں بھی دیکھ لے تو جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ فداؔ صاحب کہتے ہیں؛

ایسا بھی کوئی خواب خدایا دکھائی دے

جس میں ترے حبیب کا چہرہ دکھائی دے

شاعر کو چاہیئے کہ نبی کریم ﷺ کی صفات عالیہ بیان کرتے ہوئے تمام نزاکتوں کا خیال رکھے۔ شاعری کے تمام رموز و نکات سے واقفیت حاصل کرے۔ نعتیہ شاعری کا تمام معائب سے پاک ہونا اور محاسن سے مزین ہونا نہایت ضروری ہے اور ہمیں ہمہ وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ؛

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مولانا غلام ربانی فداؔ نے محبت رسول ﷺ کی شاعری کی ہے اور اظہار عقیدت میں محتاط رہنے کی کوشش کی ہے۔ یہ احتیاط ان کی تخلیقات کو مستقبل میں اعتبار عطا کرے گی۔ مجموعۂ ہٰذا گلزارِنعت کی اشاعت پر مبارکباد پیش ہے۔ یہ مجموعہ نعت بارگاہ ایزدی میں قبول ہو اور دلوں رسول کریم ﷺ سے پسندیدگی کی سند حاصل ہو (آمین)۔ فداؔ صاحب کے اس شعر پر تحریر ہٰذا اختتام کو پہنچتی ہے؛

کیا ان کی بڑائی کا ہو ذکر فداؔ ہم سے

بس بعدِ خدا ان کا رتبہ ہی بڑا دیکھا

اللهم صلی علیٰ سیدنا و مولینا محمد و بارك وسلم

قدسیہ منزل 172/6 ذاکر نگر

نئی دہلی 110025

الہامی کیفیات سے معمور
گلزارِنعت

مولانا حفیظ الرحمٰن اشرفی ایم، اے

علوم دینیہ میں مہارت، شعر وسخن میں کمال کا اشتراک بہت ہی کم حضرات کو نصیب ہوا ہے۔ حضراتِ رومی، جامی، امام بوصیری اور امیر خسرو کے قافلہ عشق ومحبت کے حدی خواں حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی جنہیں قدرت نے مایۂ ناز فقیہہ، بے مثال محدث، دین متین کے بہی خواہ، عظیم مفکر اور دربار رسالت پناہ کے جادو بیاں نعت گو شاعر بنایا تھا۔

امام احمد رضا کی تقلید کرتے ہوئے عزیز محترم مولانا غلام ربانی فدآ زیدہ مجدہ نے اردو زبان وادب کے تمام اصناف سخن میں محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی نعت اور اولیائے عظام کی منقبت کو اپنایا۔ اور اس پر خار وادی کو کامیابی سے عبور کرتے ہوئے اس کے آداب کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ غلام ربانی فدآ بیک وقت ایک عالمِ دین بھی ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی، معروف شاعر اور ادیب بھی، بلند پایہ ادیب بھی اور صحافی بھی۔ جو نعتِ رسول ہی کو اپنی زندگی بنائے ہوئے ہیں۔ اور ہندوستان میں حمد ونعت کا پہلا ادبی رسالہ سہ ماہی جہانِ نعت کے روحِ رواں بھی ہیں۔

اس وقت فدآ صاحب کا اولین نعتیہ مجموعہ گلزارِنعت میرے سامنے ہے۔ الہامی کیفیات سے معمور گلزارِنعت کے کچھ اشعار سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ ان میں آمد ہے۔ تصنع ومبالغہ آرائی سے دور ہے۔ فدآ صاحب نے عشقِ رسول ﷺ کے پرسوز وپرگداز کو صفحۂ قرطاس کے سپرد کیا ہے۔ ملاحظہ ہو؛

کتنے ہی نبی آئے دنیا میں مگر یارو
ان سا تو کسی کا بھی رتبہ نہ بڑا دیکھا
کیا ان کی بڑائی کا ہو ذکر فدآ ہم سے
بس بعدِ خدا ان کا رتبہ ہی بڑا دیکھا

من زار قبری وجبه له شفاعتی ۔حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کی نوری کرن سے شرابور ہونے کے ہر خوش عقیدہ مسلمان کی تمنا ہوتی ہے کہ میں بھی گنبدِ خضریٰ کی روپہلی چھاؤں میں چند لمحے گزاروں تو پھر فدآ صاحب اس کے تمنائی کیوں نہ ہوں۔

دیارِ طیبہ میں جا کر فدآ عقیدت سے
تمنا دل میں ہے نعتِ نبی سنانے کی
رو رو کے کر رہا ہے فدآ بس یہی دعا
یارب سفر مدینے کا ہوتا دکھائی دے

رب ذوالجلال کو اپنے محبوب سے اتنی محبت کہ محبوب سے منسوب شہر سے بھی محبت فرماتے ہوئے شہر رسول ﷺ کی قسم کھاتا ہے۔ سنتِ خدا کی پیروی کرتے ہوئے فدآ صاحب بھی اپنے آقا ومولیٰ کے شہر مقدس سے ان الفاظ میں محبت کا اظہار فرماتے ہیں۔

اب تو آ جائے یہاں پر موت ہم کو اے خدا
مار کے دنیا کو ٹھوکر ہم مدینے آئے ہیں
گلہائے رنگ وبو سے آراستہ ہے ایسا
طیبہ کا گلستاں بھی جنت سے کم نہیں ہے
مجھ کو محلاتِ جنت کی خواہش نہیں
شہرِ طیبہ میں بس ایک گھر چاہئے

راہِ سلوک کی دشوار گزار راہوں سے گزرنے کے لیے تصورِ شیخ کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ فدآ صاحب بھی اپنے پیر ومرشد حضور شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ کا تصور کرتے ہوئے یوں نغمہ سرا ہیں؛

خیالِ مدنی میاں جب بھی مجھ کو آتا ہے
شبیہہ ان کی تصور میں چھائی جاتی ہے

عزیز محترم مولانا غلام ربانی فدآ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں اپنے رضا وخوشنودی کے بلند ترین مقام تک پہنچائے اور محبوب خدا ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت سے مالا مال کرے۔

شمالی کرناٹک کی قدیم دینی درسگاہ دارالعلوم قادریہ دانڈیلی کے فارغ التحصیل ہیں۔موصوف زمانۂ طالب علمی ہی میں بہت ذہین اور میری درسگاہ میں ممتاز تھے۔کلاس میں ایسے ایسے علمی سوالات کیا کرتے تھے کہ کبھی کبھی حیرت استعجاب کے ملے جلے جذبات سے مغلوب ہوکر سوچتا تھا کہ یہ مبتدی طالب علم اور ایسے علمی سوالات ؟

لیکن میں نے تصور میں بھی یہ نہ سوچا تھا کہ آگے چل کر یہی طالب علم خادمِ نعت ونعت گو شاعر بھی بن سکتا ہے۔لیکن خالقِ دوجہاں اپنے محبوب ﷺ کی مدح سرائی کے لیے جسے منتخب فرمالے اس کا کیا کہنا۔ایں سعادت بزور بازو نیست

ہمارے ادارے کے فارغ التحصیل فدؔا صاحب فدائے مصطفیٰ ﷺ ہوکر شعروسخن کے ذریعہ عالمِ اسلام کو مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کا فدائی بن کر زندگی گزارنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ

باری تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے اس مداح کی اس مدح سرائی (گلزارِنعت) کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے (آمین)

خادم الطلبا والاساتذہ

دارالعلوم قادریہ کالی گھاٹ دانڈیلی

مُقدّمہ

سید محمد محی الدین شاہ قیسؔ

آداب کے پہرے ہیں لکھوں تو میں کیا لکھوں
لِلّٰہ! مجھے آقا اب فکرِ رسا دینا

(سید محمد محی الدین شاہ قیسؔ)

میرے سامنے فدؔا کے نعتیہ اشعار رکھے ہوئے ہیں، آج پہلی بار کسی کی کتاب پر مقدمہ لکھنے بیٹھا ہوں، مجھ میں یہ سکت نہیں کہ نعتیہ کتاب پر مقدمہ لکھ سکوں، مگر رفیقِ دیرینہ کی فرمائش پر خود کو آزمانے کی غرض سے قبول کیا ہوں۔

عشق جب غالب ہوتا ہے تو عاشق میں صبر کی تاب نہیں رہتی اور دل کی آگ شعلہ ور ہوجاتی ہے،قلب کسی طرح سکوں نہیں پاتا حیرت واضطراب کے مقام میں بے قرار رہتا ہے اسی بے قراری کو تسکین دینے کے لئے عشق اسے عرض حال کی وادیوں میں ڈھکیل دیتا ہے، یہی وہ جا ہے جہاں سے وارداتِ قلب ،رموزِ عشق واسرار کی کتھا شعر کی صورت زبانِ قلم سے صفحۂ قرطاس پر روپذیر ہوتی ہے۔

عشق کی دوقسمیں ہیں ۱)عشق حقیقی ۲)عشق مجازی

عشقِ حقیقی کی تعریف:۔خدا اور رسول خدا ﷺ اور ان سے منسوب چیزوں سے الحبُّ فی اللہ کے تحت کیا جائے۔

عشقِ مجازی کی تعریف:۔جو دنیا اور دنیا داروں سے کیا جائے، یا یوں کہیں جس کی طرف ہوائے نفس مائل ہو۔

عشق حقیقی میں لکھے ہوئے اشعار محامد،نعوت اور مناقب کا مجموعہ ہوا کرتے ہیں ، جو کہ لائق تحسین ہے،اور عشق مجازی کا لہویات اور واہیات سے مرکب، جو کہ لائق تنفر وملامت ہے ۔ان ہی شعراء کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول **و الشعراء یتبعھم الغاون** ہے۔

نعت کی تعریف:۔نعت اس کلام منظوم کو کہتے ہیں جو حبیب پاک ﷺ کی شان اقدس میں زیب قرطاس ہو،خواہ کسی بھی ہیت شاعری میں۔

نعت کا موضوع:۔نعت میں ہر وہ موضوع شامل ہے جس میں ختم رسل ﷺ کی پاکیزگی، حسن وجمال، اخلاق وکردار، ولادت باسعادت، اختیارات، تصرفات، معجزات وکمالات، جودوسخا، عفوو حلم، لطف وعطا، اسلامی انقلاب، سراپا کی تعریف وتوصیف، واقعات جہاد، عشق ووارفتگی، فراق حبیب، ہدیۂ درودوسلام جیسے موضوعات کا تذکرہ ہو۔

آپ ﷺ کی مدح وتوصیف کا بیان کرنا عین عبادت اور روحِ ایمان ہے، اصولاً نبی رحمت ﷺ کی نعت خوانی کا آغاز ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نعت پاک کا لکھنا کوئی معمولی بات نہیں، نعت بہت ہی نازک صنف سخن ہے اور فن شاعری کی پل صراط بھی، کیونکہ خدا اور بندے کا فرق اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے، نعت نگار کی ذرا سا شاعرانہ مبالغہ آرائی یا عجز بیاں کفر وضلالت کا باعث بن سکتی ہے۔

مجروحؔ سلطان پوری سے پوچھا گیا کہ اتنے اچھے شاعر ہونے کے باوجود آپ نے نعت کی طرف توجہ کیوں نہیں کی مجروحؔ نے جواب دیا کوشش تو کی تھی کہ نعت لکھوں مگر ہاتھ کانپنے لگے اور قلم نے ساتھ نہیں دیا نبی کی شان میں لکھتے وقت ہزار بار خیال آتا ہے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ نکلے جو قابل گرفت ہو، نعت میں لغزش ہوئی تو دنیا والے الگ لعنت بھیجیں گے اور خدا کا قہر الگ۔

میں آپ کو بتاتا چلوں نعت لکھنے کی بات تو بعید ہے حضرت ابوالولید حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ متوفی ۵۴ھ کے یہ شعر

واحسن منک لم ترقط عینی — واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب — کانک قد خلقت کما تشاء

کا صرف ترجمہ کرتے وقت اچھے اچھے علامۂ وقت کا قلم کانپ جاتا ہے، اسی لیئے علامہ شیخ سعدی شیرازی نے فرمایا

لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اردو زبان کے مشہور ومعروف شاعر اسداللہ خاں غالبؔ نے یوں کہا

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

اور حقیقت بھی یہی ہے، مگر فدایانِ محمد ﷺ بساط کے مطابق اپنی بے بضاعتی کا اعتراف کرتے ہوئے آپ ﷺ کی شان میں اشعار لکھنے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ ان کا بھی نام ''یوسف کے خریداروں'' میں ہوجائے، ہر شاعر لکھنے سے قبل یہ دعا ضرور کرتا ہے

آدابِ محبت کی توہین سے ڈرتا ہوں
تحریرِ محبت کا انداز سکھا دینا
(سید محمد محی الدین شاہ قیسؔ)

میدان نعت میں غزل کی طرح شاعر کو کوئی آزادی یا چھوٹ نہیں ہوتی نعت گوئی بردم تیغ رکھنا ہے نعت نگار اس راہ میں بڑے ہوش وحواس کے ساتھ رہتا ہے

بس اسی کو ہے ثنائے مصطفیٰ لکھنے کا حق
جس قلم کی روشنائی میں ہو شامل احتیاط
(حضور شیخ الاسلام اخترؔ)

اسی راہ کے راہ گیروں کو عرفیؔ شیرازی نے یوں مخاطب کیا

عرفیؔ ایں رہ نعت است نہ صحرا
آہستہ کہ رہ بردم تیغ قدم را

یہ بات حقیقت اور تسلیم شدہ ہے کہ برصغیر ہندوپاک میں سب سے پہلے نعت گوئی کا رواج دکنی زبان میں دکن سے شروع ہوا اور اس کی خوشبو اطراف واکناف ہند میں پھیلی، اردو کا پہلا صاحبِ دیوان شاعر ہونے کا شرف بھی دکنی باشندہ سلطان محمد قلی قطب شاہ متوفی ۹۸۸ھ کو حاصل ہے۔

یہ بات ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ دکن کی زرخیز زمین نے ایک سے ایک ذی علم حضرات، اولیاء، صوفیا، علماء اور شعراء کو پیدا کیا ہے، لیکن صد افسوس کہ اہل دکن نے ان اکابرین اور زعمائے دکن کو کما حقہ متعارف نہیں کروایا۔

جواں سال ابھرتے ہوئے خوش فکر شاعر فداؔ بہت بہت قابل مبارکباد ہیں، اس کم عمری میں وہ کام کرنے لگے ہیں جس کی توقع گنے چنے لوگوں میں ہی کی جاسکتی ہے، فداؔ کی پیدائش ایک متوسط اور

مہذب گھرانے میں یکم جون ۱۹۸۸ءکو ہیرور تعلقہ ہانگل شریف میں ہوئی مکمل نام غلام ربانی اور تخلص فدآ رکھتے ہیں جو کہ اسم با مسمی ہے موصوف نے حفظ وقرات کے بعد عالمیت کی بھی تکمیل کی اوراب ہندوستان کا منفرد سہ ماہی رسالہ ''جہانِ نعت'' میں مصروفِ کار ہیں، موصوف کا یہ پہلا نعتیہ مجموعہ ہے جس کو آپ اپنے ہاتھوں میں دیکھ رہے ہیں۔

شعروشاعری میں محبت کا جذبہ فطری ہے ہر شاعر کی شاعری اس کے جذبات دل کی عکاسی ہوتی ہے، پیشِ نظر نعتیہ اشعار سے موصوف کی کیفیتِ قلب کا اندازہ ہوتا ہے موصوف کے اشعار تہذیب زبان وبیان اور وسعت فکر سے آراستہ نظر آتے ہیں، ان کے نعتیہ اشعار کو پڑھنے کے بعد واقعتاً دلِ مومن میں نہاں عشق نبی کی کرنیں بقعۂ نور بن جاتی ہیں موصوف کی نعتوں میں حضور پرنور ﷺ کی سراپا تعریف وتوصیف کے ساتھ ساتھ حیاتِ طیبہ، اخلاق نبوی، مدینہ سے دوری ومجبوری ،احساسِ گناہ، شفاعت طلبی، حوادثِ زمانہ، اشکِ ندامت، حضور ﷺ کے احسانات، درود وسلام کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ بطور مثال ملاحظہ فرمائیں

رسول رحمت ﷺ کی ثناء

عرشِ علٰی پہ جانے والے میرے آقا میرے حضور
قربت رب کی پانے والے میرے آقا میرے حضور
اللہ اللہ ان کی رفعت اللہ اللہ ان کی سیرت
دشمن کو اپنانے والے میرے آقا میرے حضور

حوادثِ زمانہ کا تذکرہ

یارسول خدا لیجئے اب خبر
آفتوں میں ہوا مبتلا ہر بشر
جو زمانے کے طبیبوں سے نہ اچھے ہو سکے
ان مریضوں کی دوا ہے آمنہ کی گود میں

ہم کو سرکار بچا لیجئے کہ ظالم انساں
ہم پہ کرنے کو مشقِ ستم آتے ہیں

مدینہ طیبہ میں حاضری کا متمنی اشکِ ندامت کے ساتھ

رورو کے کررہا ہے فدآ بس یہی دعا
یارب سفر مدینہ کا ہوتا دکھائی دے
یادِ نبی میں آنسوں رہ رہ کے بہہ رہے ہیں
کب دل حزیں نہیں ہے کب چشم نم نہیں ہے

تصرف واختیاراتِ حبیب پاک ﷺ کا تذکرہ

شق القمر کا معجزہ دکھلا کے آپ نے
مکہ کے بدووں کو مسلماں بنادیا
پتھروں نے بند مٹھی میں بصد عجز ونیاز
آپ کا کلمہ پڑھا آقائے من پیارے نبی

احساس گناہ

نیچی نظریں کئے دربار میں ہم آتے ہیں
غم کے مارے ہیں لئے سیکڑوں غم آتے ہیں
ہم خطا کار ہیں اور آپ کا در ہے اقدس
شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے ہم آتے ہیں
سرے محشر ملے گا آسرا ان کی شفاعت کا
گناہوں سے پشیماں ہو کے جب دل ڈوبتا ہوگا

درود وسلام کا تذکرہ

مدینے کے آقا غلاموں کے سرور درود وسلام اے نبی پیش تم پر
مکرم، مطہر ، معطر ، منور درود وسلام اے نبی پیش تم پر
لب پر میرے درود ہو اور دم تمام ہو
یوں میری زندگی کی مدینہ میں شام ہو

یہ تھے فدآ صاحب کے نعتیہ کلاموں میں سے کچھ اشعار جس کو مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ذکر کیا گیا، واقعی فدآ صاحب کے اشعار عشق نبوی ﷺ میں ڈوبے ہوئے ہیں، اللہ تعالی سے دست بدعا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے جیسے ہمارے اقوال ہیں ویسے احوال بھی فرمائے۔

آخر میں ایک بات بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں آج کل کچھ بدعقیدہ لوگ بھی خود کو عاشقِ رسول ﷺ ظاہر کرنے کے لئے نعت پاک لکھنے لگے ہیں میں اس بارے میں زیادہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ آقا ﷺ کے معجزات واختیارات اور باحیات ہونے کا عقیدہ جب تک تسلیم نہیں کر لیتے نعتیہ شاعری کیا اس کی دہلیز تک بھی نہیں پہنچ سکتے

شعور وادراک کو بھیک، احساس وفکر کو توانائی رسول رحمت ﷺ کو باحیات اور آپ کے معجزات کو تسلیم کرنے پر ملتی ہے، ورنہ الفاظ چند لکیروں کے نام کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتے ،لکیریں تو کاغذ پر بے شعور بچے بھی کھینچ دیتے ہیں لکیروں کو آقا ﷺ کی تعظیم واحترام کے سبب زبان ملتی ہے وہ لوگ کیا خاک آقا ﷺ کی شان میں اشعار قلمبند کریں گے جن کے عقائد ہی درست نہیں، اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے ۔

آمین

بجاہ سید المرسلین وآلہ اجمعین

فقط

بندۂ عاصی

سید محمد محی الدین شاہ قیسؔ

حرفِ چند

حضور سرورکائنات محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کلمۂ طیبہ کا جز ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو قرآن مبین کی شکل میں نصاب ضیات دی کر بھیجا۔ قرآنی نصاب کامل نظام حیات ہے۔ حضور رسالتمآب کی حیات طیبہ قرآن مبین کی عملی تفسیر ہے۔ حضور ﷺ اللہ کو سب سے زیادہ حبیب ہیں۔ اس نے قرآن میں آپ کی توصیف فرمائی ہے۔ اوران کے ذکر کو بلند فرمایا اور کہا **ورفعنا لك ذكرك**

(اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کیا)

جس ہستی کو یہ اعزاز حاصل ہو کہ اس کی رفعت وعظمت کو سمجھنا بھی محدود عقل انسانی کے بس کی بات نہیں۔ خدائے واحد نے اپنے محبوب کی مدح خود فرماتا ہے۔ آپ پر سلامتی بھیجنے کا عمل تسلسل سے جاری ہے۔

ان الله و ملائكته يصلون على النبى ،يا ايها الذين اٰمنو صلوا عليه وسلموا تسليما۔

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے پر، اے ایمان والو تم بھی ان پہ خوب درود وسلام بھیجا کرو)

اگر ہم غور سے سوچیں تو یہ ہم سب (صاحبِ ایمان) کے لئے حکم الٰہی ہو گیا کہ ہم اس پاک ہستی کی مدحت وتوصیف کریں اور ان کی خدمت میں صلاۃ وسلام پیش کریں۔ یہی جذبہ ایک صاحب ایمان کو نعت رسول ﷺ کہنے کی شعادت بخشتا ہے۔ اور سلسلہ صدیوں سے جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔

مجھ جیسا انسان مدحِ رسول کریم ﷺ کرے۔ ہر چند چھوٹا منہ بڑی بات ہے لیکن توصیف رسول ﷺ چونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم حسب توفیق واستطاعت اسے اپنا شعار بنالیں اور اللہ کو خوش کرنے کی کوشش کریں۔

اسی جذبے کے تحت اس خاکسار نے مدحِ رسول کریم ﷺ کو اپنا شعار بنایا ہے، اور یہی سوچتا ہے کہ بقولِ ابرار کرتپوری

نہ جانے کون سی مدحت قبول ہو جائے
پسند کب ہو نہ جائے ادائے نعتِ رسول ﷺ

مجھے اس بات کا بے حد احساس ہے اکابر علما و شعراء کے ایمان افروز اور روح پرور نعتیہ کلام کے ہوتے ہوئے مجھ جیسے کم علم کا خامہ فرسائی کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے۔ بس اتنی سی خواہش ہے کہ میرا نام بھی مداح خوانِ نبی ﷺ میں شامل میں ہو جائے۔ کتاب کو بہتر سے بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ 'الانسان مرکب خطاء والنسیان' کے تحت سہو ہو گیا ہو تو امید ہے کہ اہلِ علم و ادب اور نعوتِ نبی سے قلبی شغف رکھنے والے حضرات اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بجائے تنقید و تنقیص اپنے خلوص اور دعاؤں سے نوازیں گے۔

مرے اشعار کو میزانِ فن پر تولنے والو
فقط دل کی تسلّی کے لئے ہے شاعری اپنی

تشنہء دعا

غلام ربّانی فداؔ

سبحانہ وتعالیٰ

رات رو رو کے جو دعا مانگی
رب سے تاثیرِ برملا مانگی

تاج مانگا نہ تخت ہی مانگا
رب سے بس خیر کی دعا مانگی

رکّھی ظالم سے کب امیدِ کرم
ربِّ رحمٰن سے عطا مانگی

مانگی اپنے خدا سے درویشی
میں نے کب مخملی قبا مانگی

شام غربت کی بھی نہیں چاہی
اور نہ بوسیدہ سی قبا مانگی

خضر سی عمر بھی نہیں چاہی
نہ کوئی مسندِ صفا مانگی

چاہی بادِ صبا نہ رنگِ افق
نہ کبھی باغ کی فضا مانگی

قبر میں روشنی بھی چاہی ہے
اور کعبے کی نم فضا مانگی

رازداں ہو خطا معاف میری
چیز کیا چاہئے تھی کیا مانگی

ہم نے بزمِ خیال سے اپنی
لذتِ یادِ مصطفیٰ مانگی

نعت حسان جیسی میں بھی کہوں
رب سے رو رو کے یہ دعا مانگی

سبحانہٗ وتعالیٰ

فروغِ علم کی یارب کتاب کر دے عطا
سوال کا جو مکمل جواب کر دے عطا

کریم ذات پہ تیری مجھے بھروسہ ہے
ہر اک گنہ سے مجھے اجتناب کر دے عطا

مرے جہاں کو جو سیرابِ آرزو کر دیں
مجھے تو اپنے کرم کا سحاب کر دے عطا

حضور تیرے جو مشکل سوال میں رکھّوں
نبی کے صدقے میں اس کا جواب کر دے عطا

ترے کرم پہ دل و جاں مرے فدآ ہو جائیں
مری نظر کو مرا انتخاب کر دے عطا

☆

دل کو میرے کر دے اب سیراب ربّ العلمیں
میں مشتِ آب و گل ہوں اور تو نور آفریں

خالق ارض و سما اے مالک فرشِ زمیں
تیری قدرت پہ فدا دل، اور خم میری جبیں

بندگی کا تو مری حاصل ہے اے معبودِ کل
زینتِ عرشِ بریں اے رونقِ فرشِ زمیں

ملتجی ہوں میں ترے لطف و کرم کا اے کریم
لطف فرما مجھ پہ اے الطاف و رحمت کے امیں

ہے نظر میں نور تیرا، رنگ تیرا اے خدا
اور یہ سچائی ہے تو ہے مرے دل کے قریں

آرزوئے دل بھی تو اے مالکِ کل کائنات
آنکھ میں پردہ نشیں تو بر فلک جلوہ نشیں

میں کیا جاؤں طلب ارضِ حرم پر اے فداؔ
بہرِ سجدہ ہر نفس بیتاب ہے میری جبیں

بس اسی کو ہے ثنائے مصطفیٰ لکھنے کا حق
جس قلم کی روشنائی میں ہو شامل احتیاط
(حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں اختر کچھوچھوی)

لب پر مرے درود ہو اور دم تمام ہو
یوں میری زندگی کی مدینے میں شام ہو

دل میں یہ آرزو لئے زندہ ہوں آج تک
سرکار میرے گھر میں ہوں ایسی بھی شام ہو

اللہ سے میں کرتا ہوں دن رات یہ دعا
وہ دن بھی آئے طیبہ میں حاضر غلام ہو

جب دم مرا اخیر ہو اے ربِّ کائنات
نظروں میں طیبہ لب پہ محمد کا نام ہو

چادر عطا ہو روضۂ اطہر کی اے خدا
ایسا مرے کفن کے لئے انتظام ہو

یہ دل کی آرزو ہے کہ ہر ماہ بار بار
میلاد کا فدؔا کے بھی گھر اہتمام ہو

☆

خوشبوؤں سے مہکنے لگی ہے فضا
لے کے اسلام خیرالوریٰ آ گئے
بتکدے ہل گئے آ گیا زلزلہ
رحمتِ عالمیں مصطفیٰ آ گئے

دے رہے ہیں شجر اور حجر یہ صدا
لے کے سرکار دینِ ہدیٰ آ گئے
رب نے مقبول کر لی خلیلی دعا
رحمتِ عالمیں مصطفیٰ آ گئے

بیکسوں، بے سہاروں کو حامی ملا
اور یتیموں غریبوں کو والی ملا
اے مریضو! تمہیں چارہ گر مل گیا
رحمتِ عالمیں مصطفیٰ آ گئے

ذرّے ذرّے میں تابندگی آ گئی
آفتاب و قمر جگمگانے لگے
کہہ رہے ہیں ستارے بھی صلِّ علیٰ
رحمتِ عالمیں مصطفیٰ آ گئے

اونٹنی جو تھی بیمار اچھی ہوئی
دودھ اب وہ زیادہ جو دینے لگی
یہ حلیمہ نے خوش ہو کے سب سے کہا
رحمتِ عالمیں مصطفیٰ آ گئے

جس نے دیکھا انہیں دیکھتا رہ گیا
پڑھ کے صلِّ علیٰ یہ ہی کہتا رہا
کیوں نہ ہو نام پر ان کے شیدا فدآ
رحمتِ عالمیں مصطفیٰ آ گئے

☆

ﷺ

بزمِ نوری سے طیبہ کے جلوے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں
دل سے اپنے عقیدت کے جذبے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

ہے نگاہوں میں طیبہ کا منظر دل میں پنہاں ہے بس یادِ سرور
جامِ عرفاں سے مستی کے قطرے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

ہند میں غم کا مارا ہوا ہوں اور بدبخت و بے آسرا بھی
سیرتِ پاک کے سارے قصّے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

زائرینِ حرم! جا کے کہنا کیفیت کو مری شاہِ دیں سے
آج آنکھوں میں اشکوں کے موتی لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

کیوں نہ گھر گھر میں مقبول ہو یہ کیوں نہ تاثیر ہو اس کی سب پر
خاکِ اجمیر کے پاک ذرّے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

☆

ﷺ

جو شمع یادِ نبی کی جلائی جاتی ہے
تو روشنی کی کرن دل پہ چھائی جاتی ہے

خیالِ مدنی میاں جب بھی مجھ کو آتا ہے
شبیہہ ان کی تصور میں چھائی جاتی ہے

مہک وہ جنتِ فردوس کے چمن میں کہاں
مہک جو گیسوئے احمد سے آئی جاتی ہے

چلو اے حاجیو مکے سے ہم مدینے چلیں
درِ رسول پہ بگڑی بنائی جاتی ہے

مدینے اپنے فدؔا کو بھی اب بلا لیجیے
کہ جھکنے آپ کے در پر خدائی جاتی ہے

☆

ﷺ

مدینے کو مسافر جا رہے ہیں
مقدر پہ بہت اترا رہے ہیں

بیاں اشکوں سے حالِ دل ہے اپنا
مزہ ہم حاضری کا پا رہے ہیں

خوشی میں چومتے ہیں سنگِ اسود
مقدر پہ بہت اترا رہے ہیں

ملا ہے سرمۂ خاکِ مدینہ
اسے آنکھوں میں ہم لگوا رہے ہیں

فرشتے بزمِ نورانی میں آ کر
مزہ ذکرِ نبی کا پا رہے ہیں

بچھا دیں راہ میں ہم ان کی پلکیں
مدینے جا کے مومن آ رہے ہیں

بنا کر آئینہ ہم اپنے دل کو
فدؔا جلوے نبی کے پا رہے ہیں

آنکھ میں آنسو سجا کے ہم مدینے آئے ہیں
بندگی کا شوق اور عشقِ نبی لے آئے ہیں

اب نگاہوں کو کوئی منظر لبھاتا ہی نہیں
روضۂ سرکار کا دیدار کر کے آئے ہیں

اب تو آجائے یہاں پر موت ہم کو اے خدا
مار کے دنیا کو ٹھوکر ہم مدینے آئے ہیں

اب تو بلوا لیجئے سرکار طیبہ میں ہمیں
قافلے اشکوں کے راہِ غم پہ ہم لے آئے ہیں

کیوں نہ ہو پھر ناز ہم کو اے فداؔ تقدیر پر
جلوۂ نورِ نبی دل میں بسائے آئے ہیں

☆

عرض یا رب قبول ہو جائے
شاد قلبِ ملول ہو جائے

کاش جاؤں مدینے اور سر پہ
خاک پائے رسول ہو جائے

اس میں حبِ نبی جو بس جائے
قلب شاداب پھول ہو جائے

جس سے روشن ہیں آفتاب و قمر
اس ضیا کا نزول ہو جائے

مثلِ حسّان اے فداؔ میری
نعتِ اقدس قبول ہو جائے

☆

ﷺ

قلب وہ جس میں لگن آپ کی گھر کر جائے
آپ کا ہو کے وہ کیوں غیر کے در پر جائے

زندگانی میں کبھی تو میں مدینے پہنچوں
کاش اتنی سی دعا میری اثر کر جائے

صرف ہو شوقِ عبادت نہ رہے زر کی ہوس
اور دل سے نہ کبھی الفتِ سرور جائے

در پہ سرکارِ دو عالم کے فداؔ حاضر ہو
آخرت کا اے خدا دل سے مرے ڈر جائے

☆

ﷺ

نیچی نظریں کئے دربار میں ہم آتے ہیں
غم کے مارے ہیں لئے سینکڑوں غم آتے ہیں

غمزدہ لوگ ہیں با دیدۂ نم آتے ہیں
لے کے ٹوٹے ہوئے دل ہی کو تو ہم آتے ہیں

ہم خطاکار ہیں اور آپ کا در ہے اقدس
شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے ہم آتے ہیں

جب مصیبت میں کبھی گھر کے پکاروں ان کو
کان میں آئے یہ آواز کہ ہم آتے ہیں

ہم کو سرکار بچا لیجے کہ ظالم انساں
ہم پہ کرنے کے لئے مشقِ ستم آتے ہیں

کچھ سلیقہ نہیں ہم کو ہی طلب کا ورنہ
وہ تو جب آتے ہیں مائل بہ کرم آتے ہیں

ایک دریا سا فداؔ بہتا ہے چاروں جانب
جوش میں جب بھی کبھی دیدۂ نم آتے ہیں

ﷺ

بختِ حلیمہ جاگ گیا ہے ابر خوشی کے چھائے ہیں
شاہِ دوعالم نورِ مجسم اس کے مکاں پر آئے ہیں

آج محمد پیدا ہوئے تو نور جہاں میں چھایا ہے
جھوم رہی ہیں ساری فضائیں اور فرشتے آئے ہیں

جشنِ ولادت پیارے نبی کا کیوں نہ منائیں مستی میں
کوچہ کوچہ گلشن گلشن سبز علم لہرائے ہیں

پیدا ہوئے ہیں جب سے محمد نور کا دریا بہتا ہے
گونج رہے ہیں نوری نغمے ذرّے چمک پہ آئے ہیں

ہم کو فدؔا اس شان پہ اپنی فخر بھی ہے اور راحت بھی
ان کے غلاموں میں ہم بھی ہیں ان کے ہی کہلائے ہیں

ﷺ

پیشوائے انبیاء ہے آمنہ کی گود میں
وہ حبیبِ کبریا ہے آمنہ کی گود میں

ہے امامِ انبیاء بھی انبیاء کا رہنما
اہلِ دل کا مقتدا ہے آمنہ کی گود میں

اس کی تابانی سے چمکے گی یہ ساری کائنات
ایک گوہرِ بے بہا ہے آمنہ کی گود میں

جو زمانے کے طبیبوں سے نہ اچھے ہو سکے
ان مریضوں کی دوا ہے آمنہ کی گود میں

عرش پہ جس کو بلائے گا خدا معراج میں
وہ ہی عالی مرتبہ ہے آمنہ کی گود میں

اے فدؔا تیرا غم و آلام کیا کر پائیں گے
جب کہ تیرا پیشوا ہے آمنہ کی گود میں

ﷺ

سرکار کے جلوؤں سے معمور نظر رکھیئے
بس وردِ درودوں کا ہر شام و سحر رکھیئے

بخشش کا سبب ہوگا یہ آپ کا محشر میں
بس یاد سے آقا کی اب آنکھ کو تر رکھیئے

تاریک جو راہیں ہیں ہو جائیں گی وہ روشن
سرکار کی یادوں کو ہم راہِ سفر رکھیئے

ڈوبی ہوئی عصیاں میں دن رات یہ رہتی ہے
اتنی سی گزارش ہے امت کی خبر رکھیئے

گر عشق کا دعویٰ ہے سرکارِ دو عالم سے
کرنے کو فداؔ ان پہ تیار جگر رکھیئے

ﷺ

بڑھ کے نہ کوئی ان سے محبوبِ خدا دیکھا
آنکھوں نے کبھی ان کو رب سے نہ جدا دیکھا

اعجاز رسولوں نے دنیا میں دکھائے ہیں
اعجاز ان سا ہم نے نہ سنا دیکھا

کتنے ہی نبی آئے دنیا میں مگر یارو
ان سا تو کسی کا بھی رتبہ نہ بڑا دیکھا

وہ بدر کا غزوہ ہو کہ جنگِ احد یارو
ہر ایک صحابی کو آقا پہ فداؔ دیکھا

کیا ان کی بڑائی کا ہو ذکر فداؔ ہم سے
بس بعدِ خدا ان کا رتبہ ہی بڑا دیکھا

عشقِ احمد سے قرینہ آ گیا
میری نظروں میں مدینہ آ گیا

خاکِ طیبہ ہاتھ جس کے آئی
ہاتھ دنیا کا خزینہ آ گیا

یاد میں جب بھی نبی کی رو پڑا
اشک کی صورت نگینہ آ گیا

جا رہے ہیں سوئے کعبہ قافلے
لیجئے حج کا مہینہ آ گیا

ان کو طوفاں میں پکارا جب فدؔا
میرا ساحل پہ سفینہ آ گیا

ﷺ

مدینے کی ہوائیں آ رہی ہیں
مہکنے پر فضائیں آ رہی ہیں

جو ہم نے گنبد خضریٰ کو دیکھا
زبانوں پر دعائیں آ رہی ہیں

طفیلِ مصطفیٰ جو مانگتے ہیں
انہیں رب کی عطائیں آ رہی ہیں

درود اب پڑھ رہے ہیں ہم فدائی
بڑی شیریں صدائیں آ رہی ہیں

فدؔا عشقِ محمد کا ہے صدقہ
جو جنت کی ہوائیں آ رہی ہیں

ﷺ

ان کا غلام ہوں میں یہ اعزاز کم نہیں ہے
آقا کا میرے مجھ پر کس دم کرم نہیں ہے

گلہائے رنگ و بو سے آراستہ ہے ایسا
طیبہ کا گلستاں بھی جنت سے کم نہیں ہے

بزمِ خیال میں بس وہ ہی بسے ہوئے ہیں
کب یاد ان کی دل میں اب دمبدم نہیں ہے

یادِ نبی میں آنسو رہ رہ کے بہہ رہے ہیں
کب دل حزیں نہیں ہے کب چشم نم نہیں ہے

کیوں ہو فداؔ نہ شاداں بابِ نبی میں آکر
کیا گلشنِ مدینہ باغِ ارم نہیں ہے

ﷺ

مقدر جب بلندی پر بفیضِ کبریا ہوگا
جبینِ شوق ہوگی اور درِ خیر الوریٰ ہوگا

یہی پہچان ہے بس عاشقِ سرکار کی، اس کے
لبوں پر ہر گھڑی صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہوگا

جنوں لے جائے گا جس دم اسے شہرِ مدینہ میں
سنہری جالیوں کو تھامے دیوانہ کھڑا ہوگا

نظر کے سامنے جب گنبدِ خضریٰ رہے گا تو
زباں خاموش ہوگی اور یہ دل بولتا ہوگا

خبر کر دیجئے ہر اک مسافر کو یہ راہوں میں
وہیں منزل چھپی ہوگی جہاں کہ نقشِ پا ہوگا

سرِ محشر ملے گا آسرا ان کی شفاعت کا
گناہوں سے پشیماں ہو کے جب دل ڈوبتا ہوگا

ندامت کے جو آنسو آج دنیا میں بہاتا ہے
وہ عصیاں کوش محشر میں بھی سجدے میں پڑا ہوگا

کرم ہو جائے گا جب مجھ پہ سلطانِ مدینہ کا
ملے گی غم سے آزادی خوشی کا گل کھلا ہوگا

مجھے حاضر کیا جائے گا جب میدانِ محشر میں
زبان پر ہوگا نامِ مصطفیٰ دل میں خدا ہوگا

خدا لے جائے جو مجھ کو کبھی طیبہ کی گلیوں میں
جمالِ گنبدِ خضریٰ پہ میرا دل فدآ ہوگا

دکھائیں گے جو اپنی موہنی صورت وہ محشر میں
دلِ دیوانہ ان کے روئے زیبا پر فدآ ہوگا

یقیں ہے در گزر فرمائیں گے وہ میزباں بن کر
درِ سرور پہ حاضر جب فدآئے پُر خطا ہوگا

ﷺ

باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات
واقعہ یہ ہوا گزشتہ رات
سرورِ کائنات نے یارو
مجھ کو پروانۂ نجات دیا
مجھ پہ رحمت کی یوں ہوئی برسات
باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات

لو وہ منظر حسیں وہ آب و تاب
سامنے تھے رسولِ عالی جناب
سب کو توحید کی پلائی شراب
اور کوثر کا تھا رواں سیلاب
آئے بامِ عروج پہ جذبات
باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات

اس تمنّا میں ہے دلِ مضطر
جاؤں طیبہ میں سر کے بل چل کر
یہ کروں عرض جا کے پھر در پر
آپ ہیں دیں کے سرور و رہبر

مثلِ ذرہ ہے مجھ حقیر کی ذات
باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات

گامزن قافلہ تھا طیبہ کو
مست تھے جس کے رہبر و رہرو
خواب میں دید روزان کی ہو
یہ دعا کر رہے تھے سب رو رو

ہو مبارک ہر ایک ایسی رات
باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات

پائی کوثر کی خواب میں جو سبیل
میں تھا عاصی نبی تھے میرے وکیل
اور موجود تھے خدا کے خلیل
بھیگی پلکیں لئے تھا میں بھی کفیل

مستقل پھر تو میں نے پائی حیات
باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات

روبروئے نظر مدینہ رہا
بن کے دیوانہ میں تو جھوما کیا
دے رہے تھے سلامی سب شیدا
میں ہوں خوش بخت باخدا اے فدؔا

میرے موافق رہے میرے حالات
باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات

ہو کے مخمور قلبِ تشنہ کام
بھیجتا ہی رہا درود و سلام
تھا فدؔا انکے در پہ ادنیٰ غلام
اس کی ہر سانس تھی نیا پیغام

نکلی سج دھج کے فکر کی بارات
باعثِ فخر ہے یہ خواب کی بات

ﷺ

تیرا نادان آقا کوئی اور ہے
میرا والی ومولا کوئی اور ہے

اے طبیبو تمہیں کچھ خبر ہی نہیں
جاؤ میرا مسیحا کوئی اور ہے

فکر دنیا کی ہےاور نہ عقبیٰ کی کچھ
مجھ کوزر دینے والا کوئی اور ہے

میں فدؔائے نبی اور گدائے نبی
میرے غم کا تو نسخہ کوئی اور ہے

فصلِ بہار آئی
میلادِ پاک لائی

آمد ہوئی نبی کی
رحمت خدا کی چھائی

یادِ نبی جو کی تو
یادِ خدا بھی آئی

رحمت بھی عاصیوں کا
کرنے شمار آئی

طیبہ میں روز رحمت
ہونے نثار آئی

ہم تو فدؔا نہیں کچھ
فکرِ شکستہ پائی

تاج کی ہے طلب اور نہ زر چاہیئے
یا نبی آپ کا مجھ کو در چاہیئے

مجھ کو محلاتِ جنت کی خواہش نہیں
شہرِ طیبہ میں بس ایک گھر چاہیئے

جو فقط یادِ سرور میں بہتی رہے
مجھ کو تو صرف وہ چشمِ تر چاہیئے

اور درکار کوئی سہارا نہیں
مجھ کو لطفِ شہِ بحر و بر چاہیئے

ہم کو یوں عشقِ محمد کا صلہ ملتا ہے
بندگی کرتے ہوئے ہم کو خدا ملتا ہے

عشقِ احمد میں ہوئے گم تو حقیقت یہ ہے
نعت گوئی میں عجب ہم کو مزہ ملتا ہے

پڑھتے رہتے ہیں عقیدت سے درود اور سلام
غنچۂ حسرت و ارمان کھلا ملتا ہے

لعنت و قہرِ الٰہی کے سوا اے یارو
منکرِ عظمتِ سرکار کو کیا ملتا ہے

دور ہو جاتا ہے گستاخِ محمد، حق سے
مصطفیٰ والوں کو بس قربِ خدا ملتا ہے

جس نے سرکارِ دو عالم کی اطاعت کی ہے
اس کو گلزارِ ارم پھولا پھلا ملتا ہے

دامنِ آلِ نبی تھام لیا ہے جب سے
اس فدؔا کو بھی عقیدت کا صلہ ملتا ہے

ﷺ

جو بھی مانگو وہ دیا کرتے ہیں
میرے آقا یہ عطا کرتے ہیں

میرے سرکار سراپا رحمت
حق میں دشمن کے دعا کرتے ہیں

جو ہیں ان کے وہ مصیبت میں سدا
یا محمد ہی رٹا کرتے ہیں

چاہتے ہیں جو بصد عجز سدا
ان سے ہم مانگ لیا کرتے ہیں

یہ بھی ہے لطف و کرم آقا کا
خواب میں درس دیا کرتے ہیں

یہ ہے سچ سرور و سلطانِ جہاں
میری فریاد سنا کرتے ہیں

وہ قدم چومتا ہوں میں اے فدؔا
سوئے طیبہ جو بڑھا کرتے ہیں

ﷺ

میں بھنور میں پھنسا یا رسولِ خدا
دیجئے آسرا یا رسولِ خدا

آپ کو جب پکارا ہے وقتِ خزاں
گل خوشی کا کھلا یا رسولِ خدا

ہم کو دیدار ہو جائے ہے التجا
خواب میں آپ کا یا رسولِ خدا

ﷺ

آپ کا ذکر ہونٹوں پہ ہے دم بدم　　آپ کی ذات ہے برتر و محتشم
ہم کو طیبہ بلا لیں براہِ کرم　　اے حبیبِ خدا اے شفیعِ امم

ہم کو گھیرے ہوئے ہیں جہاں کے الم　　رحمت عالمیں افضل و محترم
غم کے مارے ہوئے ہیں پریشان ہم　　اے حبیبِ خدا اے شفیعِ امم

کب سے ہم ہیں طلب گارِ چشمِ کرم　　ہو کرم ہم پہ اے قاطعِ رنج و غم
ٹوٹ جائے نہ ہم عاصیوں کا بھرم　　اے حبیبِ خدا اے شفیعِ امم

ہم کو اب تو مدینہ بلا لیجئے　　سبز گنبد کا جلوہ دکھا دیجئے
اس سے پہلے کہ ہم جائیں ملکِ عدم　　اے حبیبِ خدا اے شفیعِ امم

آپ کی تو ہے توصیف قرآن میں　　آپ کی یاد تو ہے دل و جان میں
آج حاضر فدؔا بھی ہے با چشمِ نم　　اے حبیبِ خدا اے شفیعِ امم

ﷺ

دکھا دیجے عاصی کو شہرِ مدینہ
نہیں آتا گو بندگی کا قرینہ

وسائل مہیا نہیں کم تریں کو
ہوں اسباب پیدا تو آؤں مدینہ

یہاں بھی کہیں خلد میں کہیں گے
مہکتا ہوا ہے نبی کا پسینہ

طلبگار جنت کا ہے شیخ تو ہو
میری آرزو تو ہے شہرِ مدینہ

کبھی وہ نہ دوزخ میں جائے گا زاہد
وہ جس نے کہ اک بار دیکھا مدینہ

کسی اور جلوے کی چاہت نہیں ہے
نگاہوں میں پھرتا ہے شہرِ مدینہ

فدآ منتظر ہوں اسی روز کا میں
کہے کوئی آ کے کہ جاؤ مدینہ

ﷺ

عشقِ احمد کا قرینہ آ گیا
میری نظروں میں مدینہ آ گیا

جھک گئے ارض وسما بہرِ ادب
مرحبا لالِ امینہ آ گیا

جب بھی ان کو راہبر میں نے کیا
میرا ساحل پر سفینہ آ گیا

ہو مبارک آمنہ بی بی کے گھر
رحمتِ رب کا خزینہ آ گیا

اے فدآ یادِ نبی کی شکل میں
میرے دامن میں نگینہ آ گیا

من عرف نفسه فقدعرف ربه

سکونِ جاں کے لیے، دل کی روشنی کے لئے
ہے تیرا جلوہ ہی سرمایہ بندگی کے لئے

تجلی طور کی موسیٰ کے ہوش کھو بیٹھی
تھا عرش پہ ترا جلوہ عیاں نبی کے لئے

تلاش کرتے ہیں دیر وحرم میں لوگ تجھے
نہاں ہے جلوہ ترا دل میں بندگی کے لئے

گداز قلب میں پیدا کرو فدؔا اپنے
نہ ڈھونڈو فرش تو مخمل کا بندگی کے لئے

ﷺ

اک نظر بر حالِ ما آقائے من پیارے نبی
ہوں غریب و بے نوا آقائے من پیارے نبی

پتھروں نے بند مٹھی میں بصد عجز و نیاز
آپ کا کلمہ پڑھا آقائے من پیارے نبی

مل نہ پایا اس جہاں میں آپ کے گستاخ کو
قعرِ ذلت کے سوا آقائے من پیارے نبی

اقتدار و دولت و زر مجھ غلامِ زار کو
آپ کے در سے ملا آقائے من پیارے نبی

سر ہیں خم جن و بشر کے اور ملائک کے یہاں
پاک در ہے آپ کا آقائے من پیارے نبی

خلد میں بھی آپ کی قربت میسر ہو مجھے
آپ پر میں ہوں فدؔا آقائے من پیارے نبی

ان کے پسینے کی خوشبو تو گلشن گلشن چھائی ہے
نام ہے پیارا جن کا محمد ان کا جہاں شیدائی ہے

میرے عقیدت کے اشکوں کو لوگ جواہر کہتے ہیں
پھول کھلے ہیں نعتِ نبی جب لبوں پر آئی ہے

فرشِ زمیں پر بکھرے دیکھے ہم نے موتی چمکیلے
یادِ سرور کی بدلی اشکوں کی بارش لائی ہے

اللہ اللہ جو بن پر ہیں خوب بہاریں طیبہ کی
گل تو گل ہیں خاروں میں بھی جنت کی رعنائی ہے

ان کے غلاموں میں ہے فدآ بھی جن کی نوازش کی خاطر
شاہوں نے شاہی کو چھوڑا ان کی غلامی پائی ہے

ہر لمحہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں
کس درجہ منور ہیں دن رات مدینے میں

پھیلائے ہی رہتے ہیں ہاتھوں کو بھکاری سب
ملتی ہے جو بخشش کی سوغات مدینے میں

جب گنبدِ خضریٰ پر ڈالوں گا نظر پہلی
آئیں گے بلندی پر جذبات مدینے میں

معراج کے نوشہ جو موجود یہاں پر ہیں
آتی ہے فرشتوں کی بارات مدینے میں

یہ میری عقیدت کا انعام ہے اے یارو
سورج کی شعاعیں ہیں ذرّات مدینے میں

آتا ہے یہی دل میں مر جائیں یہیں اب تو
رہ رہ کے مچلتے ہیں جذبات مدینے میں

کرتے ہیں فنا خود کو جو عشقِ محمد میں
پاتے ہیں وہ جیون کے سوغات مدینے میں

ے رہ رہ کے فرشتے بھی گاتے ہیں انہیں یارو
ہونٹوں پہ جو میرے ہیں نغمات مدینے میں

تا عمر فدؔا ہم کو وہ یاد ہی آئیں گے
گزرے گیں سکوں سے جو لمحات مدینے میں

ﷺ

عرشِ علیٰ پہ جانے والے میرے آقا میرے حضور
قربت رب کی پانے والے میرے آقا میرے حضور

گرتوں کو اٹھوانے والے میرے آقا میرے حضور
روتوں کو ہنسوانے والے میرے آقا میرے حضور

اللہ اللہ ان کی رفعت اللہ اللہ وہ سیرت
دشمن کو اپنانے والے میرے آقا میرے حضور

درسِ صداقت سب کو پڑھایا سیدھا رستہ دکھلایا
ہر الجھن سلجھانے والے میرے آقا میرے حضور

حکمِ خدا پر مکّہ چھوڑا تیز ہوا کا رخ موڑا
سوئے طیبہ جانے والے میرے آقا میرے حضور

دونوں جہاں کے وہ قاسم ہیں پھر بھی چٹائی کا بستر
فاقوں میں مسکانے والے میرے آقا میرے حضور

یاد سے ان کی دل شاداں ہیں ان پہ قرباں قلب وجاں
قرآں کو پھیلانے والے میرے آقا میرے حضور

ﷺ

حسرت نکل رہی ہے سرکار کے نگر میں
قسمت بدل رہی ہے سرکار کے نگر میں

توحیدوحق کی پھیلی دنیا میں روشنی جو
قندیل جل رہی ہے سرکار کے نگر میں

آجائے موت ہم کو اے کاش اب یہیں پر
خواہش مچل رہی ہے سرکار کے نگر میں

ممنون ہر سحر ہے کہ ان کے حضور میں ہے
ہر شام ڈھل رہی ہے سرکار کے نگر میں

وہ آنکھ خشک تھی جو مدت سے میری یارو
موتی ابل رہی ہے سرکار کے نگر میں

دیکھا فدآ یہ ہم نے شیطان کی بھی فطرت
ہاتھوں کو مل رہی ہے سرکار کے نگر میں

ﷺ

پنہاں ہے جس کے قلب میں الفت رسول کی
پائے گا وہ بہشت میں قربت رسول کی

دل میں رہے گی جس کے عقیدت رسول کی
اس کو عزیز کیوں نہ ہو سنت رسول کی

جن و بشر ملائکہ پاتے ہیں صبح و شام
جاری ہے ساری دنیا میں نعمت رسول کی

سوچا تھا قتل ہونگے مگر رگز رکیا
حیران تھا کفر دیکھ کے رحمت رسول کی

ناری سے نوری جہان ہو کے وہ خوش بخت ہو گیا
جس کو نصیب ہو گئی قربت رسول کی

اف تک نہ کی اگرچہ ڈسا سانپ نے انہیں
صدیق کو عزیز تھی راحت رسول کی

محفوظ پردہ ڈال دیا جالا تان کر
انجام دی یوں مکڑی نے بھی خدمت رسول کی

انڈے تمام دے دیئے مکڑی کے جال پر
کی ہے کبوتروں نے بھی خدمت رسول کی

دوزخ میں کیسے جائے گا حقدارِ خلد وہ
دل میں سمائے جس کے محبت رسول کی

دیدا انکی وقتِ نزع مجھے ہوگی اے فدؔا
ہے دل کے آئینے میں جوصورت رسول کی

ﷺ

یا رسولِ خدا لیجئے اب خبر
آفتوں میں ہوا مبتلا ہر بشر

بس یہ فریاد کرتے ہیں شام وسحر
آئیں دربار میں دیجیے اذنِ سفر

میں سمجھوں گا ہے بندگی عرش پر
آستاں ان کا چوما کرے یہ نظر

پل صراطی سفر سخت مشکل سفر
کیجئے اس کو آساں شہِ بحر وبر

اتنا تو ہو عقیدت میں میری اثر
میں کروں یاد تو ہو انہیں بھی خبر

ہے تمنا مدینے میں جب ہو گزر
آستانے پہ ان کے جمی ہو نظر

امتی ہم پریشان و بدحال ہیں
دل ہے بے تاب اور مضطرب ہے نظر

ﷺ

ایسے ہے رواں میرا قلم نعتِ نبی میں
خوشبو ہے بسی جیسے کہ ہر گل میں کلی میں

انگلی کے اشارے سے قمر ہوتا ہے ٹکڑے
سورج بھی تو ذرّہ ہے مدینے کی گلی میں

اے شاعرو! جو اس کو سنے کیف ہو طاری
اتنا تو اثر پیدا کرو نعتِ نبی میں

نکہت ہے پسینے میں محمد کے جو یارو
لاریب نہیں ایسی کسی گل میں کلی میں

گر خوبیِ قسمت سے فداؔ طیبہ کو جائیں
کھل جائیں کئی پھول تمنائے دلی میں

ایسا بھی کوئی خواب خدایا دکھائی دے
جس میں حبیبِ پاک کا چہرہ دکھائی دے

ہر شئے میں مصطفیٰ کا ہی جلوہ دکھائی دے
انوارِ ایزدی کا سراپا دکھائی دے

آنکھوں کو میری وصف وہ کر دے عطا خدا
کعبہ دکھائی دے کبھی طیبہ دکھائی دے

طیبہ میں دفن ہوں تو مجھے خلد میں فداؔ
ان کے قریب اپنا ٹھکانہ دکھائی دے

رو رو کے کر رہا ہے فداؔ بس یہی دعا
یارب سفر مدینے کا ہوتا دکھائی دے

ﷺ

یہ آواز آتی ہے بیتِ حرم سے
مری آبرو ہے محمد کے دم سے

سنور جائیں دنیا و دیں دونوں اس کے
نبی دیکھ لیں جس کو چشمِ کرم سے

جو سرکار کا دیکھا روئے مبارک
تو پھیرا ہے رخ پتھروں کے صنم سے

مدینے کے گلزار کی رنگ و بو میں
فضائیں تو آئی ہیں باغِ ارم سے

میں جب بیٹھتا ہوں فدؔا نعت لکھنے
تو موتی سے جھڑتے ہیں نوکِ قلم سے

ﷺ

پُر خار زندگی کو پھر پُر بہار کر دو
عرفاں کی مے کا طاری کیف و خمار کر دو

اپنے غلامِ در میں مجھ کو شمار کر کے
دریائے گمرہی سے سرکار پار کر دو

آنے کو ہے قیامت عصیاں سے کر لو توبہ
جو بے خبر ہیں ان کو اب ہوشیار کر دو

تھا ریگزار جس کو گلستاں بنا دیا
سرکار نے عرب کو بھی ذیشاں بنا دیا

شق القمر کا معجزہ دکھلا کے آپ نے
مکہ کے بدوؤں کو مسلماں بنا دیا

باطل پرست ہو گئے حق آشنا سبھی
جاہل تھے ان کو حاملِ قرآں بنا دیا

جو بکریاں چراتے تھے ان کو حضور نے
اسلام دینِ حق کا نگہباں بنا دیا

سرور نے دید خواب میں کروا کے اے فداؔ
ذرّے کو آفتابِ درخشاں بنا دیا

لب کو ذکرِ حضور ملتا ہے
چشم و دل کو سرور ملتا ہے

کملی والے کی نوری کملی سے
سب کو سایہ ضرور ملتا ہے

جس کو ملتا ہے دامنِ احمد
اس کو ربِ غفور ملتا ہے

کہہ رہے ہیں فرشتے آقا سے
چاند تاروں کو نور ملتا ہے

اے فداؔ سیرتِ نبی سے ہمیں
زندگی کا شعور ملتا ہے

ﷺ

دعا ہے گلشنِ طیبہ میں روز جانے کی
وہاں رکھوں گا میں بنیاد آشیانے کی

مری طلب ہے کہ جا کے مدینہ بس جاؤں
جگہ ذرا سی ملے مجھ کو سر چھپانے کی

بسا لو دل میں محبت حضور کی یارو
جنہیں ہو آرزو جنت میں گھر بنانے کی

مدینے مجھ کو بھی لے کے چلو خدا کے لئے
پڑی ہوئی ہے مجھے حالِ دل سنانے کی

دیارِ طیبہ میں جا کر فدؔا عقیدت سے
تمنا دل میں ہے نعتِ نبی سنانے کی

ﷺ

خوابوں کو حقیقت کی تعبیر دکھا دینا
افکارِ عقیدت کی رفتار بڑھا دینا

عقبیٰ ہی کی بس مجھ کو اک فکرِ رسا دینا
دنیا کی محبت کو اس دل سے مٹا دینا

ایمان کے جذبوں کا طوفان سا اٹھتا ہے
میں کیسے رقم کر لوں انداز سکھا دینا

پہلے تو مدینے میں کر لینا طلب مجھ کو
پھر گنبدِ خضریٰ کے والی کی ردا دینا

پہلے تو مدینے میں کر لینا طلب مجھ کو
پھر گنبدِ خضریٰ کے والی کی ردا دینا

شاداب میں دیکھوں گا اپنا میں چمن اک دن
گلزارِ مدینہ کی بس اس کو ہوا دینا

کیوں ڈھونڈوں میں دنیا کے ناکام طبیبوں کو
تم میرے مسیحا ہو تم مجھ کو دوا دینا

دربار میں بلوا کے اس چاک گریباں کو
سرکار فدآ کی بھی توقیر بڑھا دینا

چوکھٹ پہ بلا لینا یہ اس کی تمنا ہے
مضطر ہے فدآ اس کو افکارِ رسا دینا

رضي الله عنهم

منقبت درشانِ حضور امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ

سجدہ حسین نے جو سرِ کربلا کیا
ایسا کسی بشر نے نہ جگ میں ادا کیا

دیں کی بقا کے واسطے خود کو فدا کیا
نانا سے جو کیا تھا وہ وعدہ وفا کیا

تا حشر یاد رکھیں گے قربانیٔ حسین
حق تھا امام کا جو انہوں نے ادا کیا

یہ کارنامہ حضرتِ شبیر ہی کا ہے
سرسبز خوں سے گلشنِ مہر و وفا کیا

آقا نے اپنے خوں کی دے کر انہیں چمک
ذرّاتِ کربلا کو فداؔ بے بہا کیا

منقبت درشانِ حضور غریب نواز خواجہ اجمیری

بھر دو داماں ہمارے آپ کی چوکھٹ پہ آئے ہیں
کہ ہاتھوں کو پسارے آپ کی چوکھٹ پہ لائے ہیں

سفینہ ہے بھنور میں ناخدا بھی پست ہمت ہے
دکھا بھی دو کنارے غم بادل گھر کے آئے ہیں

اسی در سے ملا ہے اور اسی در سے ملے گا بھی
سخاوت کے کرشمے ہم کو خواجہ نے دکھائے ہیں

مقدس آستانہ ہے عطائے مصطفیٰ کا یہ
مرادوں کے دیئے ہم نے یہاں آ کر جلائے ہیں

فداؔ فرمائیں گے خواجہ کرم تجھ پر یقیں کر لے
ستارے اشکِ غم کے تو نے پلکوں پر سجائے ہیں

منقبت درشانِ اعلیٰ حضرت بیکس نواز مقبول احمد شاہ قادری ہانگل شریف

کرم سے ان کے چمن میں بہار آج بھی ہے
کہ کل کی طرح ہوا مشکبار آج بھی ہے

جو آپ کے ہیں ہمیں ان سے پیار آج بھی ہے
جو غیر ہے وہ مخالف شمار آج بھی ہے

حیاتِ حضرتِ مقبول پُر سخاوت تھی
طلب کے واسطے ان کا دیار آج بھی ہے

غریب سب درِ مقبول کے سوالی ہیں
سخاوتیں وہ کرم کی بہار آج بھی ہے

انہیں کے نام کا بجتا ہے ہر طرف ڈنکا
کہ بچّہ بچّہ ہر اک جاں نثار آج بھی ہے

شرابِ دیں پلائی تھی خواب میں شہ نے
فداؔ کو عشقِ نبی کا خمار آج بھی ہے

منقبت درشانِ سرکار شفانواز سلیمان شاہ قادری لکشمیشور

ہر شخص کو ملی ہے شفا اے شفا نواز
مایوس در سے کون گیا اے شفانواز

اپنے کرم کا دریا بہا اے شفانواز
جلوہ ہمیں بھی اپنا دکھا اے شفانواز

ہیں آپ ہی سہارے مرے اور ناخدا
ڈوبے نہیں سفینہ میرا اے شفانواز

تیری کرم نوازی کے صدقے جہاں میں
میں مشکلوں سے بچتا رہا اے شفانواز

دارالشفا ہے آپ کا در مجھ مریض کو
ہے آپ کا سہارا بڑا اے شفانواز

آقا میرے ہیں آپ تو خورشیدِ معرفت
دل میں ہیں جو اندھیرے مٹا اے شفا نواز

اجداد کو بھی تیری غلامی پہ ناز تھا
حاضر ہے تیرے در پہ فداؔ اے شفا نواز

منقبت درشانِ حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی صاحب قبلہ مدظلہ

یہ مجھ کو ہے انعام مدنی میاں کا
ہوں خادم بلا دام مدنی میاں کا

مجھے بخش دے گا یہ کہہ کے مرا رب
ہے خادم بلا دام مدنی میاں کا

سماعت جو کی تو ہوا قلب روشن
بیاں جیسے الہام مدنی میاں کا

سبھی احترام فداؔ کر رہے ہیں
ملا ہے یہ انعام مدنی میاں کا

منقبت در شانِ حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی صاحب قبلہ مدظلہ

ہر شخص کی زباں پر آیا بیانِ مدنی
سایہ فگن سبھی پر ہے سائبانِ مدنی

طوفاں سے نکل کر پا جائے گی کنارا
کشتی پہ بندھ گیا ہے اب بادبانِ مدنی

گل اس میں عسکری و عربی کھلے ہوئے ہیں
مہکا اسی سبب تو ہے گلستانِ مدنی

ہونٹوں تلک نہیں ہے محدود اس کی وسعت
ہر اک مشام جاں کا ہے مدح خوانِ مدنی

اللہ نے جو بخشی ذاتِ مبارکہ کو
کیا کر سکیں بیاں ہم وہ عز و شانِ مدنی

قطعات

بزم جب ان کی ہم سجاتے ہیں
مدحتیں جھوم کر سناتے ہیں
داد ہر اک شعر پر دینے
آسماں سے ملک بھی آتے ہیں

کیا مجھ سے واعظ نے ذکرِ مدینہ
تڑپنے لگا صدق جذبوں سے سینہ
فداؔ پہ نوازش جو سرکار کر دیں
کنارے پہ ہو زندگی کا سفینہ

قسمت نے کسی دن جو پہنچایا مدینے میں
ہر نعت سناؤں گا سرکار کو رو رو کر
دکھلائیں گے جلوؤں کو وہ اپنے فداؔ ہر دم
آنکھوں میں سمیٹوں گا انوار کو رو رو کر

سدا آنکھ یادِ نبی میں رہی نم
نہیں گوہروں سے یہ اشکِ مبیں کم
ہمیں ناز ہے سلسلے پہ ہمارے
الف سے چلے ختم ی پر ہوئے ہم

زندگانی کا یہ قرینہ ہو
پُر ضیاء قلب کا نگینہ ہو
اور کچھ بھی نہ ہو فداؔ اس میں
دل میں یادِ شہِ مدینہ ہو

بن کے پنچھی میں کاش اڑا ہوتا
اور طیبہ میں جا بسا ہوتا
رشک وہ جس پہ یہ جہاں کرتا
اس بلندی پہ مرتبہ ہوتا

یوں نہ بنایا قادرِ مطلق خالق نے ان کا سایہ
تاب زمیں کب لا سکتی تھی ان کا اگر پڑتا سایہ
روئے زمیں پر پاؤں کہاں رکھ سکتے تھے دنیا والے
جانتے جب کہ اس جا پڑا تھا آقا کا یکتا سایہ

بھاگ جگے گا ہم بھی مدینے جائیں گے انشاءاللہ
ہم پہ کرم ہو گا آقا بلوائیں گے انشاء اللہ
ان کے تصور میں بیٹھا ہوں اتنی تمنا ہے دل میں
پھر سے اپنے خواب میں آقا آئیں گے انشاءاللہ

اشرفی نسبتی جو ہوا خیر سے
رخ سے حالِ جنوں یوں عیاں ہو گیا
نقش دل پر ہوا میرے نامِ نبی
لب پر مدنی قصیدہ رواں ہو گیا

علیہ السلام

علیہ السلام

مدینے کے آقا غلاموں کے سرور درود وسلام اے نبی پیش تم پر
مکرم، مطہر، معطر، منور درود وسلام اے نبی پیش تم پر

یہی ہے گزارش مہینے میں حج کے کرم ہم پہ ہو تو پہنچ جائیں در پہ
زباں پر یہ اشعار اپنے سجا کر درود وسلام اے نبی پیش تم پر

مدینے کے آقا اے نبیوں کے سلطاں یہی آرزو ہے نکل جائے یہ جاں
تمہارے ہی در پر تمہارے ہی در پر درود وسلام اے نبی پیش تم پر

زبوں حال ہے امتِ بے نوا کا کرم کی نظر ہو کرم میرے آقا
شفیعِ امم غم کے ماروں کے سرور درود وسلام اے نبی پیش تم پر

یہ محشر میں کہنا کہ آؤ غلامو مری پاک کملی کے سایے میں آؤ
سبھی کہہ رہے ہیں عقیدت سے مل کر درود وسلام اے نبی پیش تم پر

مقدر مدینے میں لے جائے گا جب کہے گا وہ ممنون اے رحمتِ رب
فداؔ خاک مل لے گا اپنی جبیں پر درود وسلام اے نبی پیش تم پر

علیہ السلام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ ہی سلطانِ دیں ہیں بانیٔ دینِ مبیں ہیں
مشعلِ راہِ یقیں ہیں رونقِ فلک وزمیں ہیں

آپ ہی محبوبِ رب ہیں آپ ہی شاہِ عرب ہیں
آپ ہی سب کی طلب ہیں آپ جینے کا سبب ہیں

آپ ہی قرآن والے آپ ہی ذیشان والے
جا بہ جا فیضان والے دین کے ارکان والے

ہو کرم محبوبِ داور آپ کے عاصی فداؔ پر
ہو عطا راہِ منور کامراں اس پہ ہوں چل کر

رب سے جو مانگا ملا ہے غم کہاں کوئی رہا ہے
یہ غلامی کا صلہ ہے اشرفی شکر فداؔ ہے

توقیت نامہ

نام ؛ محمد غلام ربانی

قلمی نام ؛ فدؔا

والد ؛ نور احمد اکّی

والدہ ؛ فیروزہ بانو

پیدائش ؛ یکم، جون ۱۹۸۸

جائے پیدائش ہیرور، ہانگل کرناٹک

تعلیم ؛ حافظ، قاری، عالم۔ڈپلومہ ان عربک، بی اے

مشغلہ ؛دینی وسماجی خدمت

ذریعہ معاش؛ دینی درس وتدریس

تصانیف!!

طباعتی مراحل میں

۱)☆سید مقبول۔۔۔کہ گم اس میں ہیں آفاق (سوانح)

۲)☆علامہ اختر کچھوچھوی اور فنِ شاعری

۳)☆یاربّی (مناجات)

)☆ربِّ لم یزل (حمدیہ مجموعہ)

)☆یا مجتبیٰ ﷺ (نعتیہ دیوان)

)☆صحرا لہولہو (غزلیہ دیوان)

)☆قلم سناش (مضامین)

)☆مشعلِ راہ (تاریخی واقعات)

)☆یا مصطفیٰ ﷺ (نعتیہ مجموعہ)

)☆کائناتِ نعت (مضامین)

)☆صلی اللہ علیہ وسلم (سلام)

زیرِ ترتیب

)☆کرناٹک کے نعت گو شعراء

)☆ازہارِ نعت (مشہور عربی قصائد کا اردو منظوم ترجمہ)

)☆برسات کا آنگن (افسانے)

)☆میرے کرم فرما (یادیں)

زیرِ قلم

)☆سیرتِ رحمتِ عالم (منظوم)

)☆القرآن المنظوم (کلام اللہ کا لفظی اردو منظوم ترجمہ)

)☆تجلیاتِ مدنی (مختصر سوانح حضور شیخ الاسلام والمسلمین)

)☆قرآن اور کائنات (سائنس وتحقیقات)

دیگر کئی رسائل وکتب

رابطہ

غلام ربانی فدؔا

دفتر جہانِ نعت معرفت نور احمد اکی، پوسٹ ہیرور تعلقہ ہانگل، ضلع ہاویری کرناٹک انڈیا

581104 موبائیل +919741277047

ای میل؛ gulamrabbanifida@gmail.com

ویب سائٹ؛ www.gulamrabbanifida.hpage.com